سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 1 ایس سی آر

سادانندن بھدران

بنام

مدھاون سنیل کمار

28 اگست 1998

(ایم۔کے۔مکھرجی اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز)

فوجداری قانون:

نگوشیبل انسٹرومنٹ ایکٹ، 1881: دفعات 138 اور 142۔

چیک-نامنظور کی گئی-عدم ادائیگی-شکایت درج کرانا-کارروائی کا سبب-اٹھانا-منعقد: عمل کا سبب صرف ایک بار پیدا ہوتا ہے-چیک کی ہر پیشکش اور اس کی تنقید پر کارروائی کا ایک نیا سبب پیدا نہیں ہوتا ہے-ایک چیک اس کی میعاد کی مدت کے دوران کتنی بار بھی پیش کیا جاسکتا ہے-لیکن ایک بار نوٹس جاری ہونے اور نوٹس موصول ہونے کے 15 دن کے اندر ادائیگی موصول نہ ہونے کے بعد، موصول الیہ کو اسی کارروائی کا فائدہ اٹھانا ہوگا اور شکایت درج کرنی ہوگی - دفعہ 142(b) کے تحت اس دن کے فوراً بعد ایک ماہ کے اندر جس دن دراز کی طرف سے پہلے نوٹس کی وصولی کی تاریخ سے 15 دن کی مدت ختم ہو جاتی ہے، اس کی تعمیل کرنی ہوگی۔

الفاظ اور جملے :

"کارروائی کی وجہ" -کا مطلب-نیگوشیبل انسٹرمنٹ ایکٹ، 1881 کی دفعہ 142 (بی) کے تناظر میں۔

مدعاعلیہ نے اپیل کنندہ کے قرض کو ختم کرنے کے لیے اپیل کنندہ کو ایک چیک حوالے کیا۔کافی رقم کی کمی کی وجہ سے چیک نامنظور کی گئی ۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کو وکیل کا نوٹس بھیج کر اس سے رقم ادا کرنے کو کہا۔مدعاعلیہ نے رقم کی ادائیگی کے لیے مزید وقت کی درخواست کی ۔اس لیے اپیل گزار آگے نہیں بڑھے ۔چونکہ مدعاعلیہ نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا اس لیے اپیل کنندہ نے ایک بار پھر چیک پیش کیا۔اس بار بھی کافی رقم کی کمی کی وجہ سے چیک نامنظور کی گئی ۔اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کو ادائیگی کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک اور نوٹس بھیجا،لیکن مدعاعلیہ ادائیگی کرنے میں ناکام رہا۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کے خلاف نگوشیبل انسٹرومنٹ ایکٹ 1881 کی دفعہ 138 کے تحت شکایت درج کرائی ۔مقدمے میں پیش ہونے کے بعد مدعاعلیہ نے دعویٰ کیا کہ شکایت قابل قبول نہیں ہے، کیونکہ ایک چیک کے سلسلے میں کاروائی کی ایک سے زیادہ وجوہات نہیں ہوسکتی ہیں ۔مجسٹریٹ نے اس استدعا کو قبول کرلیا اور مدعاعلیہ کو بری کر دیا گیا۔عدالت عالیہ نے مجسٹریٹ کے حکم کو برقرار رکھا۔اس لیے یہ اپیل ۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد.1: نیگوشیبل انسٹرمنٹ ایکٹ، 1881 کی دفعہ 138 فقرہ (اے) موصول الیہ پر اس کی میعاد کی مدت کے دوران لگاتار نامنظور چیک پیش کرنے پر کوئی پابندی نہیں لگاتی ہے ۔اس کے علاوہ، کاروباری لین دین کے دوران یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ ناکافی فنڈز یا اسی طرح کی وجوہات کی بنا پر چیک واپس کیا جائے اور موصول الیہ کی طرف سے کچھ وقت بعد، اپنی مرضی سے یا زائد المعیاد کی درخواست پر، اس توقع میں دوبارہ پیش کیا جائے کہ اسے نقدی میں ڈال دیا جائے گا۔موصول الیہ کا بنیادی مفاد اس کی رقم حاصل کرنا ہے نہ کہ زائد المعیاد پر مقدمہ چلانا، جس کا سہارا عام طور پر مجبوری سے لیا جاتا ہے نہ کہ انتخاب سے ۔مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر یہ ماننا ضروری ہے کہ چیک کو اس کی میعاد کی مدت کے دوران کسی بھی تعداد میں پیش کیا جاسکتا ہے ۔چیک کی ہر پیشکش اور اس کی نامنظوری پر ایک نیا حق -اور کاروائی کی وجہ- اس کے حق میں جمع ہوتا ہے ۔اس لیے وہ ایکٹ کی دفعہ 138 (بی) کے تحت اپنے اس حق کے استعمال میں پیشگی کارروائی کیے بغیر چیک پیش کرسکتا ہے تاکہ وہ چیک کی میعاد کے دوران کسی بھی وقت اس حق کا استعمال کرسکے ۔لیکن، ایک بار جب وہ دفعہ 138 (بی) کے تحت نوٹس دیتا ہے تو وہ اس طرح کا حق کھو دیتا ہے کیونکہ دراز کے مقررہ وقت کے اندر رقم ادا کرنے میں ناکامی کی صورت میں وہ جرم کا ذمہ دار ہوگا اور شکایت درج کرنے کے لیے کاروائی

کی وجہ پیدا ہوگا۔شکایت درج کرنے کے لیے ایک ماہ کی مدت کا حساب اس دن کے فوراً بعد کے دن سے لیا جائے گا جس دن دراز کی طرف سے نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے پندرہ دن کی مدت ختم ہو جاتی ہے۔

[E-G-186؛A-184؛G-H-183]

2.1۔ عام اور وسیع معنوں میں (جیسا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے دفعہ 20 میں ہے) 'کاروائی کی وجہ' سے ہر وہ حقائق مراد ہیں جو کسی حق کی حمایت کرنے یا فیصلہ حاصل کرنے کے لیے قائم کرنا ضروری ہے۔اس تناظر میں دیکھا گیا کہ ایکٹ کے دفعہ 138 کے تحت کسی جرم کے لیے دراز پر کامیابی سے مقدمہ چلانے کے لیے درج ذیل حقائق کو ثابت کرنا ضروری ہے :

(ا) کہ چیک قرض/ واجب الادا رقم کی ادائیگی کے لیے نکالا گیا تھا اور چیک کی تنقید کی گئی تھی۔

(ب) کہ چیک مقررہ مدت کے اندر پیش کیا گیا تھا؛

(ج) کہ موصول الیہ نے مقررہ مدت کے اندر دراز کو تحریری نوٹس دے کر رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کیا؛ اور

(د) کہ دراز نوٹس کی وصولی کے 15 دنوں کے اندر ادائیگی کرنے میں ناکام رہا۔[H-184؛ A-C-185]

2.2۔ 'کارروائی کی وجہ' کی اصطلاح کے عمومی مفہوم کی بنیاد پر آگے بڑھتے ہوئے یقینی طور پر مندرجہ بالا حقائق میں سے ہر ایک عمل کی وجہ کا ایک حصہ بنے گا لیکن پھر یہ نوٹ کرنا اہم ہے کہ دفعہ 142(b) اسے ایک محدود معنی دیتا ہے، اس میں، اس سے مراد صرف ایک حقیقت ہے جو کارروائی کی وجہ کو جنم دے گی اور وہ ہے نوٹس کی وصولی کی تاریخ سے 15 دنوں کے اندر ادائیگی کرنے میں ناکامی۔ایکٹ کی مذکورہ بالا دو شقوں کو ملا کر پڑھنے سے اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ دفعہ 142(c) کے معنی میں کارروائی کی وجہ پیدا ہوتی ہے-اور پیدا ہو سکتی ہے-صرف ایک بار۔[D-E-185]

ایس کے ڈی ایل فائر ورکس انڈسٹریز بنام کے۔وی۔سیوراما کرشنن، (1995) فوجداری قانون کا جریدہ 1384 (کیرالہ) (ایف بی)، منظور شدہ۔

کماریسن بنام امیر پا، (1991) 1 کے ایل ٹی 893 (کیرالہ)، مسترد کر دیا۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1992 کی فوجداری اپیل نمبر 589۔

1991 کے فوجداری ایم۔سی۔نمبر 1373 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 6.2.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے جی۔پرکاش کے لیے سی۔این۔سری کمار۔

مدعا علیہ کے لیے ٹی۔ایس۔اروناچلم اور شیو کمار سوری (اے۔سی)۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

ایم۔کے۔مکھرجی، جسٹس۔ یہ اپیل 26 فروری 1992 کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جو 1991 کے فوجداری متفرق کیس نمبر 1373 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے ایک معروف واحد جج نے دیا تھا۔ اس اپیل کو نمٹانے کے لیے متعلقہ حقائق درج ذیل ہیں۔

4 جنوری 1991 کو مدعا علیہ نے موخر الذکر سے حاصل کردہ قرض کو ختم کرنے کے لیے اپیل گزار کو 30,000 روپے کا چیک حوالے کیا۔ چیک 5 جنوری 1991 کو نقدی کے لیے بینک میں پیش کیا گیا تھا لیکن مدعا علیہ کے کھاتے میں کافی رقم نہ ہونے کی وجہ سے اسے واپس کر دیا گیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے 15 جنوری 1991 کو مدعا علیہ کو وکیل کا نوٹس بھیجا جس میں اس سے مذکورہ رقم ادا کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ نوٹس موصول ہونے پر مدعا علیہ نے اپیل کنندہ سے رابطہ کیا اور رقم ادا کرنے کے لیے کچھ وقت کی

درخواست کی۔اس طرح دی گئی یقین دہانی کے پیش نظر اپیل کنندہ نے مزید کارروائی شروع نہیں کی لیکن چونکہ مدعاعلیہ نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا اس لیے اس نے 4 مئی 1991 کو ایک بار پھر بینک میں چیک پیش کیا۔اس بار بھی کافی رقم کی کمی کی وجہ سے چیک کی تنقید کی گئی۔اس کے بعد مدعاعلیہ کو 9 مئی 1991 کا ایک اور نوٹس جاری کیا گیا جس میں رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا لیکن وہ ادائیگی کرنے میں ناکام رہا۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کے خلاف 30 جون 1991 کو قابل تبادلہ دستاویزات ایکٹ 1881 (مختصر ایکٹ) کی دفعہ 138 کے تحت شکایت درج کرائی۔اس شکایت پر نوٹس لیا گیا اور مدعاعلیہ کو مقدمے کا سامنا کرنے کے لیے طلب کیا گیا۔پیشی میں داخل ہونے کے بعد مدعاعلیہ نے ایک درخواست دائر کی جس میں کہا گیا کہ کماریسن بنام امیرپا (1991) 1 کے ایل ٹی 893 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کے پیش نظر، (چونکہ اس عدالت کے فل بنچ نے میسرز ایس کے ڈی ایل فائر ورکس انڈسٹریز بنام کے وی سیوراما کرشنن، (1995) فوجداری مقدمے 1384 میں فیصلہ دیا تھا) جس میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ ایک چیک کے سلسلے میں 'کارروائی کی وجہ' ایک سے زیادہ وجوہات نہیں ہوسکتی ہیں، شکایت قابل قبول نہیں تھی۔مقدمے کی سماعت کرنے والے مجسٹریٹ نے مدعاعلیہ دلیل کو قبول کیا اور اسے بری کر دیا۔بری حکم بر آت کے خلاف اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کا رخ کیا لیکن کماریسن کے کیس (اوپر) کے فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے، اس نے مجسٹریٹ کے حکم کو برقرار رکھا۔

مذکورہ بالا حقائق کے تناظر میں اس اپیل میں جس سوال کا جواب دینا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ آیا چیک کا موصول الیہ یا ہولڈر (جسے اس کے بعد مختصر ہونے کی خاطر 'موصول الیہ' کہا گیا ہے) دوسری بار اس کی تنقید کے لیے ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت مقدمہ چلاسکتا ہے، اگر اس نے 'کارروائی کی وجہ' پہلے مقصد پر اس طرح کا مقدمہ شروع نہیں کیا تھا۔مذکورہ سوال کمارسن اور فائرورکس انڈسٹریز (اوپر) کے علاوہ کئی مقدمات میں مختلف ہائی کورٹس کے سامنے غور کے لیے پیش کیا گیا؛ اور اس میں دیے گئے فیصلوں کو ختم کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ مندرجہ ذیل تین مختلف تجاویز کسی نہ کسی ہائی کورٹ کی طرف سے پیش کی گئی ہیں :

(i) چیک کو اس کی میعاد کی مدت کے اندر کسی بھی تعداد میں نقدی کے لیے پیش کیا جاسکتا ہے اور یہ ہر موقع پر تنقید ایکٹ کی دفعہ 142 کی شق (بی) کے معنی کے اندر کارروائی کی ایک نئی وجہ کو جنم دے گی تاکہ موصول الیہ کرنے والے کو کارروائی کی آخری وجہ کی بنیاد پر دفعہ 138 کے تحت مقدمہ چلانے کا حق حاصل ہو۔

(ii) چیک کو اس کی میعاد کی مدت کے اندر کسی بھی تعداد میں مواقع پر نقدی کے لیے پیش کیا جاسکتا ہے لیکن اس کی آخری تنقید سے پیدا ہونے والی دفعہ 142 (بی) کے تحت 'کاروائی کی وجہ' صرف ایک ہی سبب ہوسکتا ہے۔ اور

(iii) صرف پہلی تنقید کے لیے- اور اس کے بعد کی تنقید کے لیے نہیں- دفعہ 138 کے تحت مقدمہ چلایا جاسکتا ہے کیونکہ دفعہ 138 کو دفعہ 142 (بی) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے جس میں ایک ہی چیک کے سلسلے میں کارروائی کی صرف ایک 'کاروائی کی وجہ' تصور کیا گیا ہے۔

اس بات کا پتہ لگانے کے لیے کہ مذکورہ بالا تجاویز میں سے کون سی، اگر کوئی ہے، ایکٹ کی اسکیم میں شامل ہے، اس مرحلے پر اس کی متعلقہ توضیعات حوالہ دینا ضروری ہوگا۔

ایکٹ کے باب XVII جس میں دفعہ 138 سے 142 تک کی فصیل شامل ہے، کو 1 اپریل 1989 سے بینکنگ پبلک فنانشل انسٹی ٹیوشنز اینڈ نیگوشی ایبل انسٹرومنٹ لاز (ترمیمی) ایکٹ، 1988 کے سیکشن 4 کے ذریعے قانون کی کتاب میں لایا گیا تھا۔ بل کی وجوہات کی شق جس نے ترمیمی ایکٹ متعارف کرایا تھا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ نئے باب کو رقم کی کمی کی وجہ سے چیک باونس ہونے کی صورت میں جرمانے کا ذمہ دار بنا کر ذمہ داریوں کے تصفیہ میں چیک کی قبولیت کو بڑھانے کے لیے شامل کیا گیا تھا۔ اکاونٹس یا اس وجہ سے کہ یہ ایماندار درازوں کو ہراساں کرنے سے بچنے کے لیے مناسب حفاظتی انتظامات کے ساتھ دراز کے ذریعے کیے گئے انتظامات سے زیادہ ہے۔ ایکٹ کا دفعہ 138 درج ذیل ہے:

"جہاں کسی شخص کی طرف سے کسی بینک کے ساتھ رکھے ہوئے کھاتے پر کسی دوسرے شخص کو کسی قرض یا دیگر ذمہ داری کی مکمل یا جزوی ادائیگی کے لیے اس کھاتے سے کسی رقم کی ادائیگی کے لیے نکالا گیا کوئی چیک بینک کی طرف سے بغیر ادائیگی کے واپس کر دیا جاتا ہے، یا تو اس وجہ سے کہ اس کھاتے میں موجود رقم چیک کا احترام کرنے کے لیے ناکافی ہے یا یہ کہ یہ اس بینک کے ساتھ کیے گئے قرارداد کے ذریعے اس کھاتے سے ادا کی جانے والی رقم سے زیادہ ہے، ایسے شخص کو جرم سمجھا جائے گا اور اس ایکٹ کی کسی دوسری شق پر جانبداری کیے بغیر اسے قید کی سزا

دی جائے گی۔ مدت جو ایک سال تک بڑھ سکتی ہے، یا جرمانے کے ساتھ جو چیک کی رقم سے دوگنا ہوسکتا ہے، یا دونوں کے ساتھ :

بشرطیکہ اس دفعہ میں شامل کچھ بھی لاگو نہیں ہو گا جب تک کہ۔

(ا) چیک بینک کو اس تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر پیش کیا گیا ہے جس پر اسے تیار کیا گیا ہے یا اس کی میعاد کی مدت کے اندر، جو بھی پہلے ہو؛

(ب) ادائیگی کرنے والا یا ہولڈر، جیسا بھی معاملہ ہو، چیک کے دراز کو تحریری طور پر نوٹس دے کر مذکورہ رقم موصول الیہ کا مطالبہ کرتا ہے، موصول ہونے کے پندرہ دن کے اندر چیک کی غیر اداشدہ واپسی کے بارے میں بینک سے اس کی طرف سے معلومات؛ اور

(ج) اس طرح کے چیک کا دراج مذکورہ نوٹس کی وصولی کے پندرہ دن کے اندر چیک کے مقررہ وقت میں موصول الیہ یا ہولڈر کو مذکورہ رقم کی ادائیگی کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

مندرجہ بالا دفعہ کے محتاط تجزیہ پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کا بنیادی حصہ جرم پیدا کرتا ہے جب بینک کے ذریعہ چیک واپس کیا جاتا ہے جس میں اس میں مذکور کسی بھی وجہ سے ادائیگی نہیں کی جاتی ہے۔ تاہم، اہم حقیقت یہ ہے کہ پرووِیسو مندرجہ بالا دفعہ کے اطلاق کے لیے تین فقرہ کرتا ہے اور اس معاملے کے لیے، اس طرح کے جرم کی تخلیق اور شرائط یہ ہیں: (i) چیک جاری ہونے کے چھ ماہ کے اندر یا اس کی میعاد کی مدت کے اندر، جو بھی پہلے ہو، بینک کو پیش کیا جانا چاہیے؛ (ii) موصول الیہ کو چیک واپس کیے جانے کے بعد رجسٹرڈ نوٹس کے ذریعے ادائیگی کا مطالبہ کرنا چاہیے تھا؛ اور (میں) کہ دراج نوٹس موصول ہونے کے 15 دن کے اندر رقم ادا کرنے میں ناکام رہا ہو۔ یہ تب ہی ہوتا ہے جب مذکورہ تینوں شرائط پوری ہو جائیں تو دفعہ 138 کے تحت جرم کے لیے مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ جہاں تک پہلی فقرہ کا تعلق ہے، دفعہ 138 کی شق (اے) موصول الیہ پر اس کی میعاد کی مدت کے دوران لگاتار بے عزت چیک پیش کرنے پر کوئی پابندی نہیں لگاتی ہے۔ اس کے علاوہ، کاروباری لین دین کے دوران یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ ناکافی فنڈز یا اسی طرح

کی وجوہات کی بنا پر چیک واپس کیا جائے اور موصول الیہ کی طرف سے کچھ وقت بعد، اپنی مرضی سے یا درازکی درخواست پر، اس توقع میں دوبارہ پیش کیا جائے کہ اسے نقدی میں ڈال دیا جائے گا۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ موصول الیہ کا بنیادی مفاد اپنا پیسہ حاصل کرنا ہے نہ کہ دراز پر مقدمہ چلانا، جس کا سہارا عام طور پر مجبور سے لیا جاتا ہے نہ کہ انتخاب سے۔ مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر یہ ماننا ضروری ہے کہ چیک کو اس کی میعاد کی مدت کے دوران کسی بھی تعداد میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ درحقیقت یہ تمام عدالت عالیان کا بھی مستقل نظریہ ہے سوائے کیرالہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے کمارسن (او پر) میں جس نے اس مشاہدے کے ساتھ ایک متضاد نوٹ مارا کہ چیک کی پہلی تنقید کے لیے صرف مقدمہ چلایا جا سکتا ہے کیونکہ استغاثہ کے لیۓ کاروائی کی وجۂ ایک سے زیادہ وجوہات نہیں ہو سکتی ہیں۔

اگلا سوال جو ہمارے عزم کے لیے آتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا چیک کی پیشکش کے ہر موقع پر اس کی تنقید ایکٹ کی دفعہ 142 (بی) کے معنی میں 'کاروائی کی وجۂ نئے مقصد کو جنم دیتی ہے۔ دفعہ 142 درج ذیل ہے :

"ضابطہ فوجداری، 1973 میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود

(ا) کوئی بھی عدالت دفعہ 138 کے تحت قابل سزا کسی بھی جرم کا تصفیہ نہیں کرے گی سوائے اس کے کہ موصول الیہ یا، جیسا بھی معاملہ ہو، ہولڈر کی طرف سے تحریری طور پر چیک کے مقررہ وقت میں کی گئی شکایت پر۔

(ب) ایسی شکایت اس تاریخ کے ایک ماہ کے اندر کی جاتی ہے جس پر دفعہ 138 فقرہ (سی) کے تحت 'کاروائی کی وجۂ پیدا ہوتا ہے۔

(ج) میٹروپولیٹن مجسٹریٹ یا فسٹ کلاس کے جوڈیشل مجسٹریٹ سے کمتر کوئی عدالت دفعہ 138 کے تحت قابل سزا کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔

مندرجہ بالا دفعہ کے سادہ پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک قابل۔عدالت دفعہ 138 کے تحت کسی جرم کی تحریری شکایت کا نوٹس لے سکتی ہے اگر یہ دفعہ 138 فقرہ (سی) کے تحت ُکاروائی کی وجہ ٔپیدا ہونے کی تاریخ کے ایک ماہ کے اندر کی گئی ہو۔(زور دیا گیا)

عام اور وسیع معنوں میں (جیسا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے دفعہ 20 میں ہے)' کارروائی کی وجہ' کا مطلب ہر وہ حقیقت ہے جسے کسی حق کی حمایت کرنے یا فیصلہ حاصل کرنے کے لیے قائم کرنا ضروری ہے۔اس تناظر میں دیکھا جائے تو، قانون کی دفعہ 138 کے تحت کسی جرم کے لیے دراز پر کامیابی سے مقدمہ چلانے کے لیے درج ذیل حقائق کو ثابت کرنا ضروری ہے :

(ا) کہ چیک قرض/ واجب الادا رقم کی ادائیگی کے لیے نکالا گیا تھا اور چیک کی تنقید کی گئی تھی۔

(ب) کہ چیک مقررہ مدت کے اندر پیش کیا گیا تھا؛

(ج) کہ موصول الیہ نے مقررہ مدت کے اندر دراز کو تحریری نوٹس دے کر رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کیا؛ اور

(د) کہ دراج نوٹس موصول ہونے کے 15 دن کے اندر ادائیگی کرنے میں ناکام رہا۔

اگر ہم ُکاروائی کی وجہ ٔکی اصطلاح کے عام معنی کی بنیاد پر آگے بڑھتے ہیں تو یقینی طور پر مذکورہ بالا حقائق میں سے ہر ایک ُکاروائی کی وجہ ٔکا ایک حصہ ہوگا لیکن پھر یہ نوٹ کرنا اہم ہے کہ دفعہ 142 کی شق (بی) اسے ایک پابند معنی دیتی ہے، اس میں، یہ صرف ایک حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے جو ُکاروائی کی وجہ ٔ کو جنم دے گی اور وہ نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے 15 دن کے اندر ادائیگی کرنے میں ناکامی ہے۔اس طرح کے پابند معنی دینے کے پیچھے کی وجہ تلاش کرنے کے لیے زیادہ دور نہیں ہے۔دفعہ 138 فقرہ (سی) کے تحت تصور کردہ 15 دن کی مدت کے اندر رقم ادا کرنے میں دراج کی ناکامی کے نتیجے میں، دراج کی ذمہ داری پیدا ہوتی ہے کہ اس نے جو جرم کیا ہے اس کے لیے اس پر مقدمہ چلایا جائے، اور دفعہ 142 کے تحت

شکایت درج کرنے کے لیے ایک ماہ کی مدت اسی کے مطابق شمار کی جانی چاہیے۔ ایکٹ کے مذکورہ بالا دو دفعات کو مشترکہ طور پر پڑھنے سے اس بات میں کوئی شک نہیں رہتا کہ دفعہ 142 (سی) کے معنی میں کارروائی کا سبب بنتا ہے- اور پیدا ہوسکتا ہے- صرف ایک بار۔

دفعات 138 اور 142 کی زبان کے علاوہ جو واضح طور پر عمل کی صرف ایک 'کارروائی کی وجہ' پیش کرتی ہے، دیگر زبردست رکاوٹیں بھی ہیں جو عمل کی مسلسل وجوہات کے تصور کو مسترد کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک چیک کی تنقید کے لیے صرف ایک ہی جرم ہوسکتا ہے اور اس طرح کا جرم دراز کے ذریعے نوٹس موصول ہونے کے پندرہ دن کے اندر ادائیگی کرنے میں ناکامی پر فوری فقرہ پر انجام دیا جاتا ہے۔ اس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ بعد میں تنقید پر تازہ نوٹس کی خدمت کے بعد اسی طرح کی ناکامی کے لیے دراز کسی بھی جرم کا ذمہ دار نہیں ہوسکتا اور نہ ہی پہلے جرم کو غیر مستحکم سمجھا جاسکتا ہے تاکہ موصول الیہ کو دوسرے جرم کو پہلا جرم مانتے ہوئے شکایت درج کرنے کا حق دیا جاسکے۔ اس مرحلے پر یہ دراج پر مقدمہ چلانے کے موصول الیہ کے حق کو معاف کرنے کا سوال نہیں ہوگا بلکہ دراج کے اس جرم کو خارج کرنے کا سوال ہوگا جو اس نے پہلے ہی کر دیا ہے اور جو اس کے ذریعے دوبارہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔

کارروائی کی مسلسل وجوہات کے تصور کو قبول کرنے میں دوسری رکاوٹ یہ ہے کہ یہ دفعہ 142 کی شق (سی) کے تحت حد کی مدت بنائے گی، کیونکہ، ایک موصول الیہ جو ایک ماہ کے اندر اپنی شکایت درج کرنے میں ناکام رہا اور اس طرح دراز پر مقدمہ چلانے کا اپنا حق کھو دیا، چیک کی تازہ پیش کش اور اس کی تنقید کی بنیاد پر شکایت درج کر کے مذکورہ بالا حد بندی شق کو نظر انداز کرسکتا ہے۔ چونکہ قوانین کی تشریح میں عدالت ہمیشہ یہ فرض کرتی ہے کہ مقننہ اس کے ہر حصے کو کسی مقصد کے لیے داخل کرتا ہے اور قانون سازی کا ارادہ یہ ہے کہ ہر حصے کا اثر ہونا چاہیے جس کے لیے مذکورہ بالا نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا، اس سے شکایت کو ناگوار بنانے کی مدت کو محدود کرنے کا التزام ہوگا۔

اب سوال یہ ہے کہ ایکٹ کی بظاہر متضاد توضیعات جو موصول الیہ کو بار بار چیک پیش کرنے کے قابل بناتی ہے اور دوسری اسے اس کی تنقید کے لیے شکایت درج کرنے کا صرف ایک موقع دیتی ہے، اور وہ بھی 'کارروائی کی وجہ' پیدا ہونے کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر، کیسے صلح کی جاسکتی ہے۔ اس سوال پر اپنی بے چینی

سے غور کرنے کے بعد، ہماری رائے ہے کہ مذکورہ بالا دو توضیعات اس تشریح کے ساتھ ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے کہ چیک کی ہر پیشکش اور اس کی تنقید پر ایک نیا حق -اور ُکاروائی کی وجہ ٔنہیں- اس کے حق میں جمع ہوتا ہے۔اس لیے وہ دفعہ 138 کی شق (بی) کے تحت اپنے اس حق کے استعمال میں پیشگی کارروائی کیے بغیر چیک پیش کر سکتا ہے تا کہ وہ چیک کی میعاد کے دوران کسی بھی وقت اس حق کا استعمال کر سکے۔لیکن، ایک بار جب وہ دفعہ 138 کی شق (بی) کے تحت نوٹس دیتا ہے تو وہ اس طرح کا حق کھو دیتا ہے کیونکہ دراز کے مقررہ وقت کے اندر رقم ادا کرنے میں ناکامی کی صورت میں وہ جرم کا ذمہ دار ہوگا اور شکایت درج کرنے کے لیے ُکاروائی کی وجہ ٔپیدا ہوگا۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ شکایت درج کرنے کے لیے ایک ماہ کی مدت کا حساب اس دن کے فوراً بعد کے دن سے لیا جائے گا جس دن دراز کی طرف سے نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے پندرہ دن کی مدت ختم ہو جاتی ہے۔

مذکورہ بحث کے لیے یہ اپیل مسترد کر دی گئی ہے کیونکہ اپیل کنندہ نے پہلے ایکٹ کی دفعہ 138 کی شق (بی) کا سہارا لیا تھا لیکن ایکٹ کی دفعہ 142 (بی) کے تحت اس کے حق میں پیدا ہونے والی ُکاروائی کی وجہ ٔفائدہ نہیں اٹھایا تھا۔

اس فیصلے سے رخصت ہونے سے پہلے ہمیں اس اپیل میں اٹھائے گئے مختصر لیکن دلچسپ سوال کا فیصلہ کرنے میں مسٹر ٹی ایس ارونا چلم، سینئر وکیل اور مسٹر شیو کمار سوری، جو عدالت دوست کے طور پر پیش ہوئے، (مدعا علیہ نوٹس کی خدمت کے باوجود پیش نہیں ہوئے) کی طرف سے فراہم عدالتی معاون کے لیے اپنی گہری تعریف درج کرنی چاہیے۔

وی۔ایس۔ایس۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔